شہد
کے فضائل
مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث والقرآن پیر طریقت رہبر شریعت
مُفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی
www.faizahmedowaisi.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

فضل المصطفیٰ فی العسل المصطفیٰ

المعروف

شہد کے فضائل وفوائد

از

شمس المصنفین، فیضِ ملّت، مُفسرِ اعظم پاکستان، خلیفہ مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ ابو الصالح مفتی **محمد فیض احمد اُویسی رضوی** محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہ

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اُس غلطی کی تصحیح کرلی جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

مقدمہ

قرآن مجید میں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:"وَاَوۡحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحۡلِ اَنِ اتَّخِذِیۡ مِنَ الۡجِبَالِ بُیُوۡتاً وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا یَعۡرِشُوۡنَ"
(پارہ ۱۴، سورۃ النحل، آیت ۸۶)

ترجمہ: "اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا کہ پہاڑوں میں گھر بنا، درختوں میں اور چھتوں میں"۔

اللہ تعالیٰ کا براہِ راست الہام کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

نحل کی وجہ تسمیہ: "زجاج" نے کہا کہ شہد کی مکھی کو "نحل" اس لئے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نچوڑ لوگوں کو عطا فرمایا ہے اور لغت میں نحل بمعنیٰ "عطیہ" ہے۔ اس کی شرافت کی دلیل کے لئے اتنا کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وَاَوۡحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحۡلِ" [1]

عجوبہ: ہر مکھی جہنم میں جائے گی سوائے شہد کی مکھی کے۔ [2] "عجائب المخلوقات" میں ہے کہ عید الفطر رحمت کا دن ہے اسی دن اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھی کو شہد کی صفت کا الہام فرمایا۔ [3]

مسئلہ (۱) "حیوٰۃ الحیوان" میں ہے کہ شہد کی مکھی کا کھانا حرام ہے اگرچہ شہد حلال ہے جیسے انسان عورت کا گوشت حرام ہے لیکن اس کا دودھ حلال ہے۔ [4]

مسئلہ (۲) شہد کی مکھی کو مارنا مکروہ ہے۔ [5]

---

[1] "تهذيب اللغه" میں ہے، وقال أبو إسحاق الزجّاج في قول الله جلّ وعزّ: (وَأَوْحى ربُّك إلى النَّحلِ) الاية. جائزٌ أن يكون سُمِّيَ نَحلاً لأَنَّ الله جلّ وعزّ نَحل الناسَ العسلَ الذي يَخرُجُ من بُطونها. یعنی، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ابو اسحاق زجّاج نے کہا کہ جائز ہے کہ شہد کی مکھی کا نام "نحل" ہی صحیح ہے۔

تهذيب اللغة. حرف الحاء. 553/3

[2] حدیث شریف میں ہے، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُلُّ الذُّبَابِ فِي النَّارِ إِلا النَّحْلَ. یعنی، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہر مکھی جہنم میں ہے سوائے شہد کی مکھی کے۔

مصنف عبد الرزاق. كتاب الجهاد. باب القتل بالنار. 213/5. الحديث 9415

المعجم الكبير. باب العين. من اسمه عبد الله. عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما. ومما أسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما. مجاهد عن ابن عمر. 398/12. الحديث 13468

[3] حياة الحيوان الكبرى. 463/2

[4] ایضاً

[5] حدیث شریف میں ہے، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الذُّبَابُ فِي النَّارِ، وَنَهَى عَنْ قَتْلِ النَّحْلِ، وَأَنْ يُحْرَقَ الطَّعَامُ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ. یعنی، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ ہر مکھی جہنم میں ہے اور شہد کی مکھی کو مارنے سے منع فرمایا اور اس بات سے منع فرمایا کہ دشمن کی زمین پر کھانا جلایا جائے۔

المعجم الكبير. باب العين. من اسمه عبد الله. عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما. ومما أسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما. مجاهد عن ابن عمر. 398/12. الحديث 13467

مسئلہ(۳) شہد کی مکھی کا چھتّا بیچنا جائز ہے بشرطیکہ اسے دیکھ لیا جائے کہ واقعی اس میں شہد ہے اور کتنا ورنہ بیع الغائب (مقدار دیکھے بغیر بیچنے) میں شمار ہو گی اور وہ ناجائز ہے۔

مسئلہ(۴) امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ زنبور(بھڑ) اور دیگر حشرات کی طرح شہد کی مکھی کی بیع و فروخت ناجائز ہے۔ریشم کے کیڑے کی بیع جائز ہے جن سے ریشم تیار ہوتا ہے۔

شھد کی مکھی کا کارنامہ) شہد کی مکھی کے چھتے کی اس بناوٹ کو علماء کرام نے فرمایا ہے کہ انسان کے گھر سے مشابہت ہوتی ہے اس لئے کہ شہد کا گھر مسدسہ متساویہ (چھ کونوں والا اور ایک دوسرے کے برابر) ہوتا ہے جسے وہ پرکار[6] و مِسْطَر[7] کے بغیر تیار کرتی ہے اور ایسی کامل مہارت کے ساتھ کہ جسے مُہندِس (علم اقلیدس یا جومیٹری کا ماہر) دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں اور باوجودیکہ ان کے ہاں ہر قسم کے آلات اور پیمانے ہوتے ہیں لیکن شہد کی مکھی کے گھر جیسا تیار کرنے سے عاجز ہیں۔

نکتہ) گھر کو مسدّس (چھ کونے والا) اس لئے تیار کرتی ہیں کہ وہ مثلث و مربع و مخمس (تین کونے والا، چار کونے والا اور پانچ کونے والا) سے وسیع تر ہوتا ہے اور ان کا گھر کچھ ایسی عجیب طرز سے تیار ہوتا ہے کہ اس میں کوئی سوراخ خالی نہیں ہوتا جیسے کہ عموماً مُدَوَّرات (گول / دائرہ نما) اور مضلعات (پہلوؤں والا، جس کے کئی ضلعے ہوں) میں ہوتا ہے۔[8] (روح البیان، ۱۴، النحل)

عجوبہ (۲) حضرت صدرالافاضل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کمزور ناتواں مکھی کو کیسی زیرَکی (عقلمندی) ودانائی اور ایسی دقیق (باریک) صنعتیں (صلاحیتیں / صفات) مرحمت کیں۔پاک ہے وہ اپنی ذات وصفات میں شریک سے مُنَزَّہ (پاک) اس سے فکر کرنے والوں کو اس پر بھی تنبیہ ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی قدرتِ کاملہ سے ایک ادنیٰ ضعیف سی مکھی کو یہ صفت عطا فرماتا ہے کہ وہ مختلف قسم کے پھولوں اور پھلوں سے ایسے لطیف اجزاء حاصل کرے جن سے نفیس شہد بنے۔جو نہایت خوشگوار ہو، طاہر و پاکیزہ ہو، فاسد ہونے اور سڑنے کی اس میں قابلیت نہ ہو تو جو قادرِ حکیم ایک مکھی کو اس مادے کے جمع کرنے کی قدرت دیتا ہے وہ اگر مرے ہوئے انسان کے منتشر (بکھرے ہوئے) اجزاء کو جمع کر دے تو اس کی قدرت سے کیا بعید (دور) ہے۔مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو محال (ناممکن) سمجھنے والے کس قدر احمق ہیں! (خزائن العرفان)

شہد کی مکھی کو گھر بنانے کا حکم خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔جس کا تذکرہ خود اللہ کریم قرآنِ مجید میں اس طرح فرماتا ہے۔

وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتاً وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا یَعْرِشُوْنَ

(پارہ ۱۴، سورۃ النحل، آیت ۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا کہ پہاڑوں میں گھر بنا اور درختوں میں اور چھتوں میں۔

فائدہ: یہی وجہ ہے کہ شہد مذکورہ بالا جگہوں سے رسائی سے حاصل ہوتا ہے اس کے گھر بنانے کی تفصیل آ ئیگی۔انشاء اللہ۔

---

6) وہ دوشاخہ آہنی قلم جس سے دائرہ کھینچتے ہیں۔

7) وہ آلہ جس سے خطوط یا سطریں بنائی جائیں ۔

8) روح البیان ، سورۃ النحل52/5.5

فائدہ: شہد کی مکھی اَشجار(بہت سے درخت، پودے)وازہار (کلیاں، شگوفے، (مجازاً) پھول)، پھولوں کے اوراق(پتیاں) کے اجزاءِ لطیفہ طیبہ اور میٹھے (پاک وصاف) اجزا کھاتی ہے اور اشیاءِ عطریہ (خوشبودار چیزیں) چوستی ہے پھر اپنے گھر میں آکر قے کردیتی ہے تاکہ وہ غذا سے سردیوں میں کام دے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اسے شہد بنادیتا ہے اسی طرف ظہیر فارابی نے ارشاد فرمایا:

بداں طمع کہ دہن خوش کنی ز غایت حرص	نشستۂ مترصد کہ قے کند زنبور[9]

یعنی غایتِ حرص(حرص کی غرض) میں تجھے طمع(لالچ) ہے کہ دہن(منہ) وزبان کو میٹھا کرے اسی لئے تو انتظار میں ہے کہ زنبور (شہد کی مکھی) قے کرے تو میں کھاؤں۔

سوال: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دنیا کی مذمّت کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان کا بہترین لباس ایک کیڑے کی تھوک(ریشم) اور اس کی بہترین پینے کی شئے شہد کی مکھی کا گوبر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شہد اچھی شئے نہیں؟

جواب: شہد کی لذّت اور اس کی افضلیت میں کوئی شک نہیں لیکن دنیا کی شئے ہے اسی لئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقصد دنیا کی مذمت کرنا تھا نہ کہ شہد کی مذمّت مطلوب تھی۔

سوال: تم نے شہد کی مکھی کی قے کہا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گوبر فرمایا کیوں؟

جواب: مقصد تو مذمتِ دنیا ہے اور چونکہ شہد مکھی کے پیٹ سے ہی خارج ہوتی ہے

یعنی مناسبت کہ وہ منہ سے نکلتی ہے اس لئے اسے "قے" سے تعبیر فرمایا اور چونکہ پیٹ کی شئے خارج شدہ ہے اسی لئے اسے "گوبر" کہا گیا۔

عجوبہ(۲): "حیٰوۃ الحیوان" میں ہے کہ شہد کی مکھی میں اللہ تعالیٰ نے زہر اور شہد کو جمع فرمایا ہے تاکہ اس کی قدرتِ کاملہ کی دلیل ہو کہ اس نے اپنی کمالِ قدرت سے موم رکھی کہ شہد کو "رحمت" بنایا اور "موم" کو زہر۔[10]

سبق: یہی حال مومن کا ہے کہ اس کے عمل میں خوف ورجا(ڈر اور امید کا ملا جلا احساس) کو یکجا کیا گیا ہے۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ دیکھئے کہ شہد کی مکھی باوجودیکہ مختلف درختوں اور مختلف شہروں سے کھاتی ہے لیکن شہد میٹھا ہے۔ گل وبِلاد(پھول وشہر) اسے کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاتی۔

"مثنوی شریف" میں ہے:

ایں کہ کر مناست و بالا مے رود
وحیش از زنبور کے کمتر بود
چونکہ اوحی الرب الی النحل آمد ست
خانہ و حیش پراز حلوا شدست
او بنور وحی حق عزوجل
کرد عالم را پراز شمع و عسل[11]

[9] روح البیان، سورۃ النحل53/5.5

[10] روح البیان، سورۃ النحل53/5.5

[11] ایضاً

یعنی وَلَقَدْ كَرَّمْنَا کے تاج والے اُوپر کو پرواز کرتے ہیں ان کی وحی زنبور کی وحی سے کم نہیں۔ وَاَوْحیٰ رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ قرآن مجید میں ہے۔اس وجہ سے اس کا سارا گھر شہد سے پُر ہے۔اس نے وحیئ ربانی کے نور سے جملہ عالم کو شہد اور موم سے بھر دیا ہے۔

شہد کو "اَلْحَافِظَ الْأَمِيْنَ" بھی کہا جاتا ہے وہ اس لئے کہ جو کچھ اس کے اندر بطور امانت رکھا جائے اس کی حفاظت کرتی ہے مثلاً میت پر لپیٹ دی جائے تو الی الابد(آخرتک) اور گوشت کو تین ماہ اور میوہ جات کو چھ ماہ محفوظ کرسکتی ہے۔اسی طرح جس چیز کے متعلق جلد خراب ہونے کا خطرہ ہو اُسے شہد میں رکھا جائے تو وہ شئے خراب نہیں ہوتی۔

فائدہ: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہد اور حلوہ کو پسند فرماتے تھے۔[12] علماء نے فرمایا حلوہ سے مراد یہاں پر میٹھی شئے ہے۔

سوال: جب ہر میٹھی شئے مراد ہے تو پھر شہد کا ذکر دوبارہ کیوں؟

جواب: شہد کی افضلیت واہمیت کے اظہار کے لئے اس معنی پر ذکر الخاص بعد العام کے قبیل سے ہوگا۔

مسئلہ: اس سے ثابت ہوا کہ رزقِ الٰہی سے طیّبات اور لذیذ طعمہ وغیرہ کھانا جائز نہیں جب کہ جائز طریقہ سے ہو اور ضروریاتِ زندگی میں تنگی و تلخی نہ ہو۔

حدیث: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے پہلی نعمت جو زمین سے اُٹھائی جائے گی وہ شہد ہے۔

دنیا کی نعمتیں: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دنیا چھ چیزوں کا نام ہے۔ مطعوم(کھانے)، مشروب(پینے کی شئے)، ملبوس(کپڑے)، مرکوب(سواری)، منکوح(شوہر یا بیوی)، مشموم(خوشبو)۔**اشرف الطعومات** (افضل ترین طعام) "شہد" ہے اور **اشرف المشروبات** (افضل ترین مشروب) "پانی" ہے اس میں نیک اور بُرا برابر ہیں۔**اشرف الملبوسات**(افضل ترین لباس) "ریشم" ہے اور وہ بھی ایک کیڑا کی تھوک ہے اور **اشرف المرکوبات** (افضل ترین سواری) "گھوڑا" ہے لیکن اس پر سوار ہونے سے کئی جانیں تلف بھی ہو جاتی ہیں اور **اشرف المشمومات** (افضل ترین خوشبو) "مشکِ خالص" ہے لیکن یہ بھی ایک جانور کا خون ہے اور **اشرف المنکوحات**(افضل ترین شوہر یا بیوی) "عورت" ہے اور یہ بھی ایک پانی کو دوسرے پانی سے ملانا ہے۔مختلف الوانہ اس کے مختلف رنگ ہیں سفید اور سبز،زرد اور سیاہ رنگ کی شہد ہوتی ہے یہ اختلاف شہد کی مکھیوں کی سِن کے اختلاف کی وجہ ہوتا ہے مثلاً سفید شہد ان کے نوجوانوں سے اور زرد ان کے انتہائی بوڑھوں سے اور سُرخ ان کے درمیانی عمر والوں کی اور بعض اوقات ان کے رنگ کا اختلاف پھولوں کے مختلف رنگوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔[13]

فائدہ: کسی ایک حکیم نے اپنے شاگردوں کو فرمایا کہ خلوتوں میں ایسے رہو جیسے شہد کی مکھی اپنے گھروں میں ہوتی ہے۔شاگردوں نے عرض کی وہ اپنے گھر میں کیسے گزارتی ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا کہ وہ اپنے گھروں میں بہت بڑی صفائی رکھتی ہے۔یونہی گھر میں معمولی سی گرد یا خس دیکھے اسے فوراً باہر پھینک مارے

---

[12] حدیث شریف میں ہے، عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَيُحِبُّ الْعَسَلَ ۔یعنی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہد اور حلوہ پسند فرماتے۔

صحيح البخاري . كتاب الأشربة . باب الباذق ومن نهى عن كل مسكر من الأشربة . 2125/5 . الحديث: 5277

[13] روح البيان . سورة النحل 53/5.5

گی تاکہ گھر کی صفائی میں آنچ نہ آئے اسی لئے گھر نہایت تنگ اور مختصر بناتی ہے تاکہ صفائی اور ستھرائی میں سہولت ہو اور پھر شہد (خوبصورت قے گھر میں پھینکتی ہے) بھی خراب نہ ہو یہی وجہ ہے کہ شہد سے جان میں پُھرتی اور راحت و فرحت پیدا ہوتی اور سُستی و کاہلی دور بھاگتی ہے۔

فائدہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے فرمایا کہ مؤمن شہد کی مکھی کی طرح ہے کہ وہ پاک غذا کھاتی اور پاک مشغلہ رکھتی ہے یعنی شہد دیتی ہے[14] اور مؤمن کے ساتھ تشبیہ کی وجہ سے ظاہر ہے کہ شہد کی مکھی میں یہ صفات ہیں۔

(۱) اپنے معاملہ یعنی شہد بنانے میں حاذق (ہوشیار، ماہر، کامل، فن اور تجربے میں کامل) وماہر ہے۔

(۲) اسی صنعت میں فطین (زیرک، ذہین، عقلمند، سمجھ دار، ہوشیار) وذکی (ذہین، سمجھ دار، ہوشیار، طباع، زیرک، تیز فہم) وفہیم (عقلمند، دانا، سمجھدار، بڑا سمجھدار) ہے۔

(۳) تاحدِ امکان کسی کو ایذا نہیں دیتی۔

(۴) ان گنت منافع رکھتی ہے جو اپنے لئے نہیں غیروں کے لئے۔

(۵) پلیدوں، گندگیوں، غلاظتوں سے متنفّر (نفرت کرنے والی/بیزار) ہے۔

(۶) پاک اور حلال غذا کھاتی ہے۔

(۷) دوسروں کی دستِ نگر (محتاج) نہیں خود کما کر کھاتی ہے بلکہ یوں کہو کہ غیروں کو کما کر کھلاتی ہے۔

(۸) اپنے امیر کی خوب اطاعت گزار ہے اسی طرح مومن میں مذکورہ خصلتیں ہوں تو پھر مرکزِ تجلیاتِ حق بن جائے گا۔[15]

شہد کونقصان پہنچانے والی اشیاء: یہ اشیاء شہد کے لئے نقصان دہ ہیں۔ تاریکی، بادل، ہوا، دھواں، پانی، آگ۔

سبق: مومن کو بھی چھ چیزیں ضرر رساں ہیں۔ ظُلْمَةُ الْغَفْلَةِ (غفلت کی تاریکی)، غَیْمُ الشَّکِّ (شک کے بادل)، رِیْحَ الْفِتْنَةِ (فتنہ کی ہوا)، دُخَانُ الْحَرَامِ (حرام (مال) کا دھواں)، مَاءُ السَّعَةِ (قدرت/طاقت کا پانی (یعنی نشہ))، نَارُ الْھَوٰی (نفس کی آگ)۔[16]

شفاء ھی شفاء: اللہ تعالیٰ نے شہد کے لئے فرمایا: ''فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ'' (پارہ۱۴، سورۃ النحل، آیت ۶۹)

ترجمہ: اس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے۔

یعنی شہد اُن دَردوں کی دوا ہے جن کے متعلق اس میں شفاء دینے کا مادہ رکھا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ ہر مرض کی دوا ہے۔[17]

کماقال فی حیٰوۃ الحیوان

فائدہ: ''فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ'' (پارہ۱۴، سورۃ النحل، آیت ۶۹) (**ترجمہ:** اس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے۔) میں عمومِ کلّی نہیں کہ ہر مرض کی دوا ہو یا ہر انسان کی شفاء ہو اس کے عمومِ کلّی کے نہ ہونے کی دلیل موجود ہے۔ وہ یہ کہ نکرہ سیاق واثبات میں واقع ہے اور وہ عام نہیں بلکہ وہ نکرہ جو سیاقِ نفی میں واقع ہو وہ عام ہوتا ہے۔ والتفصیل فی الاتقان للسیوطی

---

[14] ایضاً

[15] روح البیان، سورۃ النحل 53/5.5

[16] حیاۃ الحیوان الکبری، 406/2

[17] حیاۃ الحیوان الکبری، 406/2

بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ شہد بھی بیماریوں سے ویسے شفاء دیتی ہے جیسے دوسرے اجزاء فائدہ بخشتے ہیں یعنی جیسے ان کے مخصوص خواص ہیں اس کے بھی وہی ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں حضرات اسے عموم پر محمول فرماتے۔ فقیر اُویسی غفرلہ' بھی اس کو ترجیح دیتا ہے اس لئے کہ اگر یہ دوسرے ادویہ کی طرح ہے تو پھر خصوصیت سے اس کا ذکر کیوں؟ حالانکہ قاعدہ مسلّمہ ہے کہ کسی شئے کا خصوصیت سے ذکر کرنا اسے غیروں سے ممتاز ثابت کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ دوسرا قاعدہ عموم میں نہ ہونا اس کے عمومِ کلّی کی نفی نہیں کرتا اس لئے کہ اس کا عموم دوسرے قاعدے سے ثابت ہے۔ وہو الحصر والتاخیر مافیه التقدیم (چنانچہ مطول و علم معانی میں اور خود اتقان میں یہ قاعدہ موجود ہے۔ تفصیل فقیر اُویسی غفرلہ' کے مقدمہ احسن البیان، جلد دوم میں ہے۔)

فائدہ: قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ'' میں اشارہ ہے کہ شہد بذاتِ خود بہت سی بیماریوں کی شفاء ہے مثلاً امراض بلغمیہ کو خالص شہد کا استعمال فائدہ بخشتا ہے یا اسے دوسرے ادویہ میں ملا کر جیسے جملہ امراض کے اکثر و بیشتر ادویہ میں شہد کا ہونا ضروری ہے بلکہ کوئی معجون اور شربت ایسا نہیں جس میں شہد نہ ملایا جائے اور دورِ سابق میں اس مرض کے لئے تھا بھی صرف شہد۔ (18)

ورنہ گڑ، شکر، کھانڈ، مصری وغیرہ تو قریب زمانہ صنعت اور وہ بھی چند مخصوص علاقوں تک محدود ہیں (گویا یہ اشیاء بدعت ہیں جو لوگ بدعت سے گھبراتے ہیں اگر حسنہ سہی لیکن انہیں دیکھئے کہ اس بدعت کو کیسے ہڑپ کر جاتے ہیں! اور انہیں ڈکار تک نہیں آتا! اور نہ ہی انہیں كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ. وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ (مسلم شریف، رقم الحدیث ۸۶۷)(یعنی ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔) یاد آتا ہے! اُویسی غفرلہ')۔ بہر حال دورِ سابق میں اکثر ادویہ کے لئے شہد کا ہونا نہایت ضروری تھا۔

عقل قربان کن بہ پیشِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

مروی ہے کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے بھائی کو اسہال (دست) چل رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے شہد پلا دے اس نے واپس جا کر شہد پلائی تو اُلٹا مرض میں اضافہ ہو گیا۔ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی شہد پلانے سے میرے بھائی کا مرض بڑھ گیا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے شہد پلا دے۔ خاموشی سے واپس جا کر بھائی کو دوبارہ شہد پلا دیا لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ پھر بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضری دی اور عرض کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حسب الارشاد میں نے بھائی کو شہد پلایا تو اُدھر اسہال کا زور ہو گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ (19)

یعنی جا بھائی کو اور شہد پلا دے اس لئے کہ اللہ کا فرمان سچا ہے تیرے بھائی کے پیٹ میں جھوٹ ہے۔ حسب الحکم شہد پلا دی اس سے ایسے صحیح اور تندرست ہو گیا جیسے اُونٹ سے نکیل دور کی جائے تو خوش ہو کر بھاگتا ہے۔

قوّتِ حافظہ: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی اہلیہ (بیوی) کے ضعفِ حافظہ کی شکایت کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا، اسے اپنے گھر واپس لوٹنے کی اہلیت ہے؟ (یعنی باہر جا کر گھر خود واپس لوٹ آتی ہے) اس نے عرض کی جی ہاں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے

---

[18] تفسیر البیضاوی، سورۃ النحل 233/3.68

[19] سنن الترمذی، کتاب الطب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء فی التداوی بالعسل، 357/4، الحدیث 2082

فرمایا:اسے کہو کہ وہ تمہیں مہر سے دو درہم بطیبِ خاطر (خوشی سے) دے دے، یعنی حلال مال سے، ان سے شہد اور دودھ خرید لے اور ان کے ساتھ بارش کا پانی ملا کر نہار منہ پلائے اللہ تعالیٰ اسے قوتِ حافظہ سے نواز دیگا۔ آج بھی یہ نسخہ کیمیا ہے۔نسیان کے مارے اس پر عمل کریں۔[20]

فائدہ: حضرت حسن بن الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تین آیتوں سے یہ نسخہ تیار فرمایا وہ تین آیتیں یہ ہیں۔[21]

(۱) وَ نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا (پارہ۲۶،سورۃق،آیت۹)

ترجمہ: اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اُتارا۔

اس آیت سے بارش کے پانی کا جُز لیا۔

(۲) خَالِصًا سَآىٕغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ (پارہ۱۴،سورۃالنحل،آیت۶۶)

ترجمہ: خالص دودھ گلے سے سہل اترتا پینے والوں کے لئے۔

اس سے آپ نے دودھ کا جُز لیا۔

(۳) ''فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ''(پارہ۱۴، سورۃالنحل، آیت۶۹)(**ترجمہ:** اس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے۔) سے شہد کا جُز ملایا اور مہر کی '' فَكُلُوْهُ هَنِیْٓــٴًـا مَّرِیْٓــٴًـا''(پارہ۴،سورۃالنساء، آیت ۴)(**ترجمہ:** کھاؤ اسے رچتا پچتا۔) سے لگائی۔

فائدہ: جب کسی نسخے میں برکت، شفاء، رچتا پچتا مال، خالص خوشگوار (دودھ) مل جائے تو پھر کیا تعجب کہ بیماری سے شفاء نصیب نہ ہو۔

ہر درد کی دوا: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پانی لاؤ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَ نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا (پارہ۲۶،سورۃق، آیت۹)(**ترجمہ:** اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اُتارا۔) اُس کے بعد اس کی دلیل میں یہی آیت ''فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ''(پارہ۱۴،سورۃالنحل، آیت۶۹)(**ترجمہ:** اس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے۔) پڑھی اس کے بعد فرمایا زیتون کا تیل لاؤ اس لئے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے شجرہِ مُبارکہ (مبارک درخت) فرمایا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب کو ملا کر پیا اور شفایاب ہو گئے۔[22]

ہر بیماری کا علاج: بعض حضرات سرمے کی طرح آنکھ میں شہد کو سلائی پر لگا کر آنکھ میں پھیرتے تھے اور ہر بیماری کا علاج شہد سے کرتے تھے۔ ایسا شہد جس میں پانی اور آگ و دھوئیں کی ملاوٹ نہ ہو اور اُس میں تھوڑی سی مشک خالص ملا کر سرمہ کی طرح آنکھ میں لگائی جائے تو نزول الماء (پانی نکلنا) دور ہو جاتا ہے۔

جوئیں مارنے کا نسخہ: شہد سر پر ملنے سے جوئیں مر جاتی ہیں۔

---

[20] روح البیان ۔ سورۃ النحل5.5/54

[21] ایضاً

[22] روح البیان ۔ سورۃ النحل5.5/54

زھر اُتارنے اور باولے کتّے کاٹے کا علاج: شہد کو گرم پانی میں ملا کر پینے سے زہر اُتر جاتا ہے۔ باولے کتے کے کاٹے ہوئے کو شہد کا لعوق (طب) چاٹنے کی میٹھی دوا بصورت لگدی؛ جیسے: لعوقِ سپستاں وغیرہ (انگ: Lincture) چاٹنا فائدہ دیتا ہے۔

نکتہ: امام الاولیاء حضرت حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شہد میں شفاء اس لئے ہے کہ شہد کی مکھی نے اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی کا اظہار کیا اور ہر طرح کی اطاعت کی اور درخت کے ہر قسم کے ثمرات کڑوے، میٹھے، کھٹے کھائے اس نے اپنی شہوات کو ترک کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے عجز و نیاز کے پیشِ نظر اس کے شہد کو تمام بیماریوں کی شفاء بنا دیا۔[23]

سبق: اسی طرح انسان بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے عجز و نیاز کرے اور اس کی رضا کی خاطر ترکِ شہوت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے کلام سے بیمار قلوب کو شفاء بخشے گا۔

فائدہ: شہد میں تین فائدے ہیں۔ شفا، حلاوت، نرمی۔ یہی مومن میں ہے: **کما قال اللّٰہ تعالیٰ:**

ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ [24]

فائدہ: نوجوان شہد کی مکھیوں سے بوڑھی مکھیوں کے شہد کا رنگ مختلف ہوتا ہے اسی طرح بعض افراد عبادت میں میانہ رو ہوتے ہیں اور بعض سبقت کرنے والے۔

حدیث شریف: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ شہد ہر مرض کی دوا ہے یعنی اجسام کی تمام بیماریوں کی شفاء شہد میں ہے۔ ایسے ہی قرآن مجید میں قلوب (ارواح) کی جملہ امراض کی شفاء ہے۔[25]

فائدہ: تم دو شفاؤں کو لازم رکھو یعنی قرآن مجید اور شہد۔

رنج اگر بسیار شد کے غم خورم	چوں شفائے جان بیمارم توئی[26]

یعنی بیماری اگرچہ بہت زیادہ ہے تو کیا غم اس لئے کہ تیرے جیسا محبوب میری شفا ہے۔

حدیث شریف: اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں میں شفا رکھی ہے۔ اَلْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ (کلونجی)، حجامہ پچھنے ((جرّاحی) کسی جلدی مرض کی وجہ سے خون نکالنے کے لیے جلد پر نشتر سے کچوکے دینے کا عمل، اس عمل میں پہلے متاثرہ جگہ پر سینگی سے کھینچ کر کھال کو ابھارا جاتا ہے پھر اس کو نشتر سے کچوک کر دوبارہ سینگی سے خون کھینچا جاتا ہے)۔ لگوانا، شہد، مَاءِ السَّمَاءِ بارش کا پانی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک اس (شہد کی مکھی) میں لَاٰيَةً (نشانی ہے) قدرتِ کاملہ پر حجۃً ظاہرہ اور دلالۃ باہرہ ہے۔ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ [27] (ایسے لوگوں کے لئے جو تفکّر و تدبّر کرتے ہیں) تو انہیں یقین ہو جاتا ہے کہ شہد کی مکھی نہایت صغیر جثّہ (نہایت چھوٹا جسم والی) اور بہت کمزور ہونے کے، ہر کارنامہ سر انجام دے سکتی

---

[23] ایضاً

[24] القرآن: سورۃ الزمر 23 **ترجمہ:** پھر ان کی کھالیں اور دل نرم پڑتے ہیں یادِ خدا کی طرف رغبت میں

[25] روح البیان، سورۃ النحل 54/5.5

[26] ایضاً

[27] القرآن، سورۃ النحل 11

ہے اس پر ضرور کسی ذات کی نظرِ عنایت ہے ورنہ دوسرے حشرات الارض بھی ہیں اور اس سے بہتر اور برتر پرندے بھی ہیں لیکن ان میں ایسی صفت کہاں؟ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کا خالق اس کا مددگار ہے اور وہی عبادت کا مستحق ہے۔

فائدہ: کاشفی نے لکھا اس میں اس گروہ کے لئے دلیل ہے جو تدبّر و تفکّر کرتے ہیں کہ شہد کی مکھی کو اتنا بہت بڑے بہترین اُمور کے سرانجام دینے میں الہامِ ربانی کی تائید شامل ہے ورنہ ایسی کمزور مخلوق سے اتنا بہت بڑا کارنامہ کیسا؟ یہ اس کی نوازش ہے کہ اس نے ایسے ضعیف اور کمزور جانور میں ایسی صنعت اور دانشمندی، امانت ووَدِیعَت (کسی کی تحویل میں دی ہوئی چیز؛ امانت، سپردگی۔) رکھی۔ اس لئے وہ اس سے سبق حاصل کرتے ہیں کہ ہم اس ذات کی فرمانبرداری سے کیوں انحراف (نافرمانی/انکار) کریں؟ جب کہ اس کریم نے ایسے کمزور جانور میں بہترین شہد پیدا فرمائی تو وہ بھی انسانوں کے لئے۔ اور وہ بھی کمبخت ہے جو اس کی نعمت کھا کر اس کے سامنے سر نہیں جھکاتا نیز جس طرح کے گھر شہد کی مکھی تیار کرتی ہے اسے دیکھ کر بہت بڑے کاریگر اور اونچے درجہ کے انجینئرَ انگشت بدندان (پریشان) ہیں پھر وہ شہد نہ صرف لذیذ بلکہ جملہ امراض کی شفاء بھی ہے اس لئے تفکر و تدبر (غوروفکر) کرنے والے حضرات شہد کی مکھی کے حالات سے قلوب و ارواح کی بیماریوں سے شفا پاتے ہیں۔[28]

فکر	دل	را	نیک	وہم	تمکین کند
کام	جاں	را	چوں	عسل	شیریں کند
شربت	فکر	ار	بکام	جاں	رسد
چاشنیئ	آں	بماند	تا	ابد[29]	

یعنی فکرِ دل کو نیک اور تمکین (پُرزور) کرتا ہے۔ روح کو شہد کی طرح شیریں کرتا ہے۔ اور جب ایسی فکر کا شربت جان میں پہنچتا ہے تو اس کی چاشنی ہمیشہ تک باقی رہتی ہے۔

نکتہ: امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عادتِ کریمہ ہے کہ اعلیٰ شیئ کو حقیر شیئ میں پوشیدہ رکھتا ہے۔ مثلاً اَبریشم[30] کو کیڑے میں باوجودیکہ وہ اصغر الحیوانات اور نہایت کمزور ہے لیکن اَبریشم جیسی قیمتی شیئ کو اس میں مخفی رکھا۔ اس طرح شہد کی مکھی اضعف الطیور (پرندوں میں کمزورتر) ہے اور صدف[31] بھی حیواناتِ بحریہ میں سے وحشی جانور ہے اس میں موتی بیش بہا پوشیدہ ہے۔ اسی طرح سونا، چاندی اور فیروزہ پتھروں میں چھپائے۔ ایسے ہی اپنی معرفت و محبت و عشق اہلِ ایمان کے قلوب میں چھپائے اور وہ عوام اہلِ ایمان میں رہتے ہیں جن میں بعض عاصی و مجرم ہیں اور خطاء کار و گنہگار ہیں اور ان میں عارفین کاملین ہیں۔[32]

کسے را کہ نزدیک ظنت بد اوست	ندانی کہ صاحبِ ولایت ہم اوست[33]

یعنی بہت سے لوگ تیرے گمان میں بُرے ہیں۔ تجھے کیا خبر کہ وہی صاحبِ ولایت اور معرفت کے حامل ہوں۔

---

[28]) روح البیان، سورۃ النحل 55/5.5

[29]) ایضاً

[30]) کچا ریشم، ایک کیڑے کے لعابِ دہن کے تار جن سے پکا ریشم تیار کیا جاتا ہے

[31]) ایک قسم کا چھوٹا سمندری جانور جس کے جسم پر ایک سخت خول ہوتا ہے جس کے اندر کی تہ کا مادہ جم کر موتی بن جاتا ہے۔

[32]) روح البیان، سورۃ النحل 55/5.5

[33]) ایضاً

صوفیانہ فائدہ: جملہ حیوانات باوجود کثرت کے اپنی شان کے لائق تصرّف (کوئی کام) کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے عرفان والہام سے تصرف کرتے ہیں، یہ بھی اس کا قانون اور اس کی حکمتِ قدیمہ کا تقاضا ہے ورنہ اپنے طور کون تصرف کر سکتا ہے؟

نکتہ: شہد کی مکھی کو الہامی وحی سے مخصوص کرنے کی حکمت یہ ہے کہ وہ انسان سے مشابہت رکھتی ہے۔ بالخصوص اہلِ سلوک سے اسے مشابہت تام (مکمل مشابہت) حاصل ہے اس لئے کہ اہلِ سلوک عوام سے علیحدگی اختیار کرتے اور عزلت نشیں (تنہائی پسند) ہو کر عبادتِ حق میں مشغول ہوتے ہیں، ایسے ہی شہد کی مکھی بھی پہاڑوں اور جنگلوں میں بسیرے تیار کرتی ہے۔ یہی کیفیت ابتدائے نبوت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تھی کہ ہفتہ ہفتہ عبادت کی مشغولی میں غارِ حرا میں گزار دیتے تھے بلکہ کبھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس حال میں مہینہ مہینہ بھی گزر جاتا تھا۔ پھر جیسے اہلِ سلوک بیٹھنے اور لباس اور خوراک وغیرہ میں نظافت پسند ہیں، ایسے ہی شہد کی مکھی کا حال ہے کہ وہ جب شہد کو قے کرتی ہے تو کسی صاف ستھرے پتھر یا نظیف ولطیف اینٹ پر، تا کہ مٹی اور گرد وغبار وغیرہ نہ مل جائے۔ ایسے شہد کی مکھی گندگی، غلاظت، گوبر وغیرہ پر نہیں بیٹھتی، نہ ہی مردار وغیرہ پر، وہ بھی انسان کی طرح ایسی غلیظ اور گندگی والی چیزوں سے اپنے آپ کو بچاتی ہے۔ یاد رہے کہ انسان کے بدن کے ثمرات، اعمالِ صالحہ اور اس کے نفس کے ثمرات ریاضات ومجاہدات ومخالفۃ الہویٰ سے حاصل ہوتے ہیں۔[34] (روح البیان، سورۃ النحل، آیت نحل)

شہد کی مکھی کا رقص: شہد کی مکھیاں جن طریقوں سے دوسری مکھیوں تک اپنا پیغام پہنچاتی ہیں ان میں سب سے اہم ان کا رقص ہوتا ہے یعنی شہد کی مکھیاں دوسری شہد کی مکھیوں کے سامنے اس خاص انداز سے رقص کرتی ہیں کہ شہد کی دوسری مکھیاں یہ رقص دیکھ کر بالکل صحیح طور پر رقص کرنے والی شہد کی مکھیوں کا مفہوم سمجھ لیتی ہیں کہ وہ کیا کہنا چاہتی ہے۔ شہد کی مکھیوں کے رقص کے ذریعے دوسرے شہد کی مکھیوں سے گفتگو کا پتہ اٹھاوریں صدی عیسوی میں لگالیا گیا تھا۔ ۱۷۸۸ میں ایک سائنسدان سپٹزنر (Ernst Spitzner)[35] نے اس رقص سے متعلق ایک معمولی سا تجربہ بیان کیا تھا۔ سپٹزنر کے مطابق اس نے ایک چھتّے سے (جس کا وہ مشاہدہ کر رہا تھا) کچھ فاصلہ پر تھوڑا سا شہد رکھ دیا۔ اس شہد کی چھتے کی کارکن مکھیوں میں سے دو مکھیوں نے وہ شہد تلاش کر لیا اور واپس اپنے چھتے کی طرف لوٹ گئیں۔ سپٹزنر بیان کرتا ہے کہ چھتّے میں پہنچ کر اُنہوں نے ایسی حرکات کیں ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ رقص کر رہی ہوں۔

اُنہوں نے ان رقص کی مانند حرکات سے جو شئے تلاش کی تھی اس کا پتہ دوسری مکھیوں کو بتا دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس شہد کے چھتے کی کچھ مکھیاں اس خوراک جو سپٹنزنر نے مشاہدے کے لئے رکھی تھی تک پہنچ گئیں۔ سپٹزنر کے علاوہ اور بھی کئی شہد کی مکھیاں پالنے والوں نے چھتّے کے اندر خوراک کی تلاش کے سلسلہ میں ایسے رقص کا مطالعہ کیا۔ اس طرح بہت عرصہ قبل یہ معلوم کیا جا چکا تھا کہ یہی وہ طریقہ ہے جس کے ذریعے شہد کی مکھیاں اپنے اپنے شہد کے چھتّوں میں دوسری شہد کی مکھیوں کو معلومات فراہم کرتی ہیں لیکن ۱۹۳۲ میں پروفیسر وان فرائچ (Karl von Frisch)[36] نے شہد کی مکھیوں کی ان حرکات کا بغور مشاہدہ کیا اور وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ مکھیوں کی یہ حرکات یا رقص دو قسم کی ہوتی ہیں۔ پہلی قسم میں مکھیاں گول دائرے کی شکل میں رقص کرتی ہے اور دوسرا سر ہلا کر رقص (وَیگَلْ ڈانس, Waggle dance) کرتی ہے۔ ان رقصوں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ چھتّے میں موجود شہد کی مکھیوں سے خوراک کو چھتّے تک لانے

---

[34] روح البیان، سورۃ النحل 55/5.5

[35] ایک جرمن ماہر تعلیم اور لسانیت

[36] ایک جرمن آسٹروی (German-Austrian) سائنسدان جسے 1973 میں نوبل پرائز دیا گیا۔

میں مدد لی جائے۔ دائرے کی شکل کے رقص میں شہد کی مکھی چھوٹے حلقے میں چکر لگاتی ہے جس میں پہلے ایک سمت میں اور پھر دوسری سمت میں اس طرح چکر پورا کرتی ہے کہ 8 کا ہندسہ واضح ہو جاتا ہے جس میں ایک طرح کے دو پھندے بن جاتے ہیں جو ایک دوسرے سے ملے ہوتے ہیں۔

دوسرا رقص وَیْگلْ(Waggle) بھی اسی طرح کا ہے جیسا کہ پہلا لیکن اس رقص کے دوران شہد کی مکھی دائرے کے اندر ایک سیدھی لکیر بناتی ہے جس سے دو پھندے نما دائرے، ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب بن جاتے ہیں۔ اس رقص میں شہد کی مکھی سیدھے سمت میں جاتی ہوئی سر کو ہلاتی ہے۔

ان دونوں اقسام کے رقص میں رقص کرنے والی شہد کی مکھی رقص کے دوران رُک کر جن دوسری شہد کی مکھیوں کو خوراک لانے کے لئے منتخب کرتی ہے انہیں خوراک میں نمونے کے طور پر کچھ حصہ بھی دیتی ہے۔ عموماً یہ وہ شربت ہوتا ہے جو وہ کسی پھول سے چوس کر لاتی ہے یا رقص دیکھنے والی مکھیاں اس کے پروں میں موجود خوشبو سے بھی مشروب کی قسم کا اندازہ کر لیتی ہیں۔ اس طرح انہیں خوراک کے ذخیرے سے متعلق مکمل معلومات فراہم ہو جاتی ہیں اور وہ خاموشی سے خوراک حاصل کرنے کے لئے چھتّے سے اُڑ جاتی ہیں۔ یہ کام اس لئے بھی آسان ہو جاتا ہے کہ رقص کرنے والی مکھی انہیں سمت اور فاصلے سے متعلّق بھی معلومات فراہم کر دیتی ہے۔

معلومات کی فراھمی: دائرے کی شکل میں شہد کی مکھی اس وقت رقص کرتی ہے۔ جب خوراک شہد کے چھتّے سے ایک سو گز کے فاصلے سے کم فاصلے پر ہوتی ہے اور جب مکھی سر ہلا کر دوسری قسم کا رقص (ویگل) کرتی ہے تو اُس وقت خوراک حاصل کرنے کی جگہ ایک سو گز سے زیادہ فاصلے پر ہوتی ہے۔ فاصلہ زیادہ ہونے کی صورت میں شہد کی مکھی دو دائروں کی درمیانی لائن کے فاصلے کو بڑھا دیتی ہے اور مقرّرہ وقت میں اس کے چکر لگانے کی تعداد بھی کم ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر خوراک چھتے سے تین سو گز کے فاصلے پر ہے تو رقص کرنے والی مکھی ۲۸ چکر فی منٹ پورے کرے گی لیکن اگر یہی فاصلہ ۳۰۰۰ گز کا ہو تو شہد کی مکھی ایک منٹ میں صرف ۹ چکر پورے کرے گی۔ شہد کی مکھیوں کا فاصلہ بتانے کا یہ طریقہ کار ۳ میل کے فاصلے تک انتہائی کارآمد ہوتا ہے اور ۱۵۰ گز فاصلے تک انتہائی درست ثابت ہوتا ہے اگر فاصلہ ۱۰۰ گز ہو تو پہلے رقص سے یک لخت دوسری قسم کا رقص شروع نہیں کیا جاتا بلکہ ۵۰ سے ۱۰۰ گز کے فاصلے کو ظاہر کرنے کے لئے شہد کی مکھی ایک رقص کرتی ہے جو دائرے والے رقص اور سر ہلا کر رقص (ویگل) ہے دونوں سے مماثلت رکھتا ہے۔

۱۰۰ گز سے زیادہ فاصلے پر مکھیاں پر ہلا کر رقص ہی کرتی ہیں۔ اگر خوراک شہد کے چھتّے کے قریب ہو تو مکھیوں کو رقص کے ذریعے سمت متعیّن کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ خوراک کی خوشبو سے مکھیاں پتا چلا لیتی ہے۔ تاہم فاصلہ زیادہ ہونے کی صورت میں رقص ضروری ہوتا ہے اگر رقص کھلی فضا میں کیا جائے تو مکھی خوراک کے ذخیرے کی سمت میں سیدھا چل کر پتا بتا دیتی ہے۔ لیکن اگر رقص چھتّے اندر کیا جائے جہاں روشنی کم ہوتی ہے تو اس صورت میں وہ سورج کو سمت متعین کرنے کی بنیاد بناتی ہے اور کششِ ثقل کے ذریعے سورج کے مقام کا پتا چلاتی ہے۔ جس سمت پر سورج ہو اور اگر خوراک بھی اسی سمت پر ہو تو اس صورت میں شہد کی مکھی ویگل رقص کرتے ہوئے اُوپر کی طرف عموداً جاتی ہے۔ اگر خوراک سورج کی سمت کے مخالف سمت میں ہو تو وہ رقص کے دوران پھندوں کے درمیان لائن کو سیدھا نیچے کی طرف بناتی ہے۔ اگر شہد کی مکھی اُوپر جاتے ہوئے بائیں طرف جھکاؤ رکھے اور عمودی لائن سے ایک زاویہ بنائے تو ایسی صورت میں خوراک بھی اسی زاویے میں سورج اور چھتے کی متوازی لائن کے بائیں جانب ہوتی ہے۔ ان اُصولوں پر عمل کرتے ہوئے مکھیاں کسی بھی سمت میں موجود خوراک کی سمت اور فاصلہ بتا سکتی ہیں۔

شہد کی مکھیوں کا ایک دوسرے سے رابطہ صرف رقص تک محدود نہیں۔ مثال کے طور پر پرواز کر کے آنے والی مکھی چھتے میں مکھیوں کو جو پھولوں کا شربت نمونے کے طور پر پیش کرتی ہے، اس کو دیکھ کر دوسری مکھیاں خوراک کی قسم کو جان لیتی ہیں۔ آواز اس سلسلہ میں بہت کم کام سرانجام دیتی ہیں۔ آواز کے ذریعے خوراک کی تلاش یا آواز سے انہیں ڈرانے کے تجربات کے نتائج حوصلہ افزاء ثابت نہیں ہوتے۔ چند مکھیاں پالنے والوں نے اس بات کا بھی مشاہدہ کیا ہے کہ ملکہ مکھی ایک قسم کی آواز بھی پیدا کرتی ہے۔ ایک بات جو قابلِ ذکر ہے وہ یہ ہے کہ مختلف علاقوں کی مکھیوں کے رقص میں معمولی سا فرق بھی ہوتا ہے۔

فائدہ: ماہرین ایسی حرکات (وجد) کو خوب جانتے ہیں۔

کرامتِ حضرت عاصم رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ اور شہد کی مکھیاں: عضل اور قارہ کے چند منافق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارے ساتھ چند مبلّغ روانہ کر دیجئے جو ہم لوگوں کو دین کی باتیں سکھایا کریں اور ہم لوگ شریعت کے احکام سیکھ لیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دس اصحاب جن کے سردار حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے ان کے ہمراہ روانہ ہوگئے۔ یہ لوگ جب مقامِ رجیع پر پہنچے تو منافقین نے بدعہدی کر کے قبیلہ بنولحیان کے دوسو آدمیوں کو ساتھ ملا کر ان صحابہ پر حملہ کر دیا۔ حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اپنے ساتھیوں کے شہید ہوگئے اور حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہادت سے قبل یہ دعا پڑھی:

''اللّٰهُمَّ إِنِّي حَمَيْتُ دِينَكَ صَدْرَ النَّهَارِ فَاحِمِ لَحْمِيْ'' ۔[37]

یعنی ''اے اللہ! میں نے تیرے دین کی حمایت میں جان دی اب تو ان کافروں کے ہاتھ سے میرے بدن کو بچا۔'' (یعنی میری لاش ان کے ہاتھ نہ لگے)۔

چنانچہ منافقین پر اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیوں کا ایک لشکر بھیج دیا جنہوں نے حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش مبارک پر پردہ ڈال دیا اور کسی کافر کو پاس بھٹکنے نہ دیا۔ جب رات ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ایک سیلاب ایسا بھیجا کہ حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بدن مبارک کو بہا کر لے گیا اور کافر خائب و خاسر (ناکام و نامراد) پھرے۔[38] (تاریخ اسلام، صفحہ ۱۸۱، حجۃ اللہ علی العالمین، صفحہ ۸۶۹)

فائدہ: ''من کان للّٰہ کان اللّٰہ لہ''۔ یعنی جو اللہ کا ہو جاتا ہے اسے ایسی کرامات نصیب ہوتی ہیں۔

عجیب وغریب فوائد شہدِ خالص: شہد مکھیوں کے چھتے کا پھل ہے۔ حساب لگا کر دیکھا گیا ہے کہ سیر بھر (ایک سیر پُوراسیر، ایک کلو) شہد اکٹّھا کرنے کے لئے باسٹھ ہزار پھولوں کا رس مکھیوں کو چوسنا پڑتا ہے اور ایک پونڈ اکٹھا کرنے کے لئے ان مکھیوں کو ۳۷ لاکھ دفعہ جانا پڑتا ہے۔ ہر ایک چھتے میں تقریباً ۷۵ ہزار مکھیاں کام کرتی ہیں۔ ایک سیزن میں ایک سو پونڈ شہد کے حصول کے لئے چھتے کی مکھیوں کو اور کچھ نہیں تو غالباً ۵۰ ہزار میل کی مسافت طے کرنا پڑتی ہے گویا وہ کرہِ ارض کا دوبار چکر لگا لیتی ہے۔

---

[37] تفسیر البغوی، سورۃ البقرۃ207-204، 236/1

[38] حجة اللّٰه على العالمين في معجزات سيد المرسلين، المطلب الثالث: في ذكر بعض كرامات أصحاب رسول الله صلي الله عليه وسلم: ومن كرامات عاصم بن ثابت و خبيب، ص618

حجة اللّٰه على العالمين في معجزات سيد المرسلين (اردو)، مترجِم: علامہ ذوالفقار علی، تیسری بحث، صحابہ کرام کی کرامات، حضرت عاصم بن ثابت اور حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی کرامات، 2/661--660

شہد کی مکھی جیسی مصروفیت کا محاورہ اسی حقیقت کے پیشِ نظر گھڑا گیا ہے۔ مکھی کی محنت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک مکھی زندگی بھر میں صرف ایک چمچ شہد جمع کر سکتی ہے۔ شہد دنیا کے اکثر ملکوں میں پیدا ہوتا ہے مگر بحیرہ روم کا خطہ خصوصی طور پر مشہور ہے۔ دنیا میں شہد کی سب سے زیادہ پیداوار ہنگری (HUNGARY) میں ہوتی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ جنگِ برطانیہ میں آر اے ایف کے ہوابازوں کو خوراک کے ساتھ شہد کی بھی بڑی مقدار دی جاتی تھی اور اڑان سے واپسی پر بھی شہد کا استعمال کرایا جاتا تھا۔ ۲۰ ہزار سے ۳۵ ہزار فٹ پر لڑنا (جہاں درجہ حرارت بیحد کم ہوتا ہے اور جہاں زائد آکسیجن کے بغیر دو منٹ سے زیادہ زندہ رہنا ممکن نہیں ہوتا) جسم پر بے حد زور ڈال دیتا ہے۔ ہوابازوں کو اڑان سے واپسی پر تھکاوٹ دور کرنے کے لئے شہد اور پانی کا مرکب پلایا جاتا ہے۔ ان ہوابازوں میں قوتِ برداشت بڑھانے کے لئے یہ طریقہ موثر پایا گیا۔ سر ایڈمنڈ ہلیری (Sir Edmund Hillary)(فاتح ایورسٹ) بھی شہد کی افادیت کے پکے معتقد ہیں اور اس کی خصوصیات کے متعلق بہت کچھ لکھ چکے ہیں۔ شہد کے متعلق حال ہی میں شائع شدہ رسالے میں ماہرین نے لکھا ہے کہ یہ ہاضمہ کی خرابی، دق، کمزوری، قلب، آنتوں کے زخم اور گٹھیا جیسے امراض کے لئے بے حد مفید ہے۔ جالینوس (Galenus) کے نزدیک سر کی بیماریوں کے لئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں۔

ڈاکٹر جی این ڈبلیو تھامسن (Dr. G.N.W Thompson)، ایم بی سی ایچ آف ایڈنبرا (اسکاٹ لینڈ) کہتے ہیں، ہاضمہ کی خرابی کے کئی مریضوں، جنہیں اختلاجِ قلب کا عارضہ بھی تھا۔ میں نے شہد کا تجربہ کیا اور اسے دل کی بے ترتیب حرکت کو درست کرنے اور مریض کو طاقت دینے والی ایک حیرت انگیز مقوی دوا پایا۔ حال ہی میں مجھے ایک نمونیہ (Pneumonia) کے مریض کا اس دوا کو استعمال کرانے کا موقع ملا۔ میں مشورہ دونگا کہ جسم کو قوت دینے کے لئے شہد کا باقاعدگی سے استعمال کرنا چاہیئے۔

امریکی ڈاکٹر، کلینٹن جے اروس (Dr. Clinton J arvis) کا کہنا ہے کہ اگر جسم کے اندر معدنی اجزاء کم ہیں تو دو چمچ سیب کے سرکہ میں اتنا ہی شہد ملا کر استعمال کریں۔ یہ ترش مرکب گھٹیا سے لے کر دمہ تک اور بڑھاپے سے لے کر جلد کی خرابی تک شفاء بخش ہو گا۔

مضر اثرات: شہد اور گھی مساوی الوزن ملا کر استعمال کرنے سے زہر پیدا ہوتا ہے۔ جو جسم کے لئے بے حد نقصان دہ ہے۔ گرم مزاج نوجوان شہد کو زیادہ مقدار میں استعمال کریں تو اکثر خون خشک کر دیتا اور چہرے پر زردی پھیلاتا ہے۔ کچا شہد زہر کی طرح جسم کے لئے غیر مفید ہے۔

مفید اثرات: قدرت نے شہد میں ایسی گوناگوں خصوصیات رکھی ہیں جن کے بے شمار فوائد ہیں ۔ یہ جسم کی زائد رطوبات کو جذب کر کے براہِ قارورہ وبراز (پیشاب وپاخانہ کے ذریعے) خارج کر دیتا ہے۔ یہ قبض کشا ہے۔ اس کا مسلسل استعمال جسم کی زائد چربی کو ختم کر دیتا ہے۔ اس کے استعمال سے جسم میں خون کے سرخ ذرات تیزی سے پیدا ہونے لگتے ہیں۔

شہد اینٹی بایوٹک (Antibiotic) ہے۔ اس میں کبھی تعفن یا سرانڈ (بدبو) پیدا نہیں ہوتی۔ اگر آپ اپنے دوستوں اور احباب کو ایسے پھل کھلا کر حیران کرنا چاہتے ہیں جن کا موسم نہ ہو تو آپ ایک بڑے مرتبان میں آم، سیب یا دوسرے پھل ڈال دیں اور اسے شہد سے بھر دیں یہ پھل کئی سال تک مرتبان میں تازہ رہیں گے اور خراب نہ ہوں گے۔ آپ اسے "جادوئی مرتبان" بھی کہہ سکتے ہیں۔

شہد میں خاصیت ایجاد ہوتی ہے، اس لئے یہ نہ صرف معدے اور آنتوں کے زخم میں سے رستے ہوئے خون کو بند کر دیتا ہے بلکہ جسم کی بیرونی چوٹوں پر لگانے سے بہتا ہوا خون جم جاتا ہے اور زخم جلد بھر جاتا ہے۔ آنکھوں کے امراض مثلاً خارش، چبھن، دھندلا پن اور نگاہ کی کمزوری کے لئے شہد عرصہ دراز سے استعمال کیا جارہا ہے۔ ورمِ جگر اور یرقان کے لئے شہد بہترین دوا ہے۔

چھوٹے بچوں اور بوڑھے افراد کو اکثر ہاضمے کی خرابی کی شکایت رہتی ہے۔ اس کے لئے دودھ اور شہد کا برابر مقدار میں آمیزہ استعمال کرانا مفید ہے۔

شہد سے علاج: شہد کو قرآن مجید میں انسان کے لئے شفاء بتایا گیا ہے۔ شہد نہ صرف ایک مقوی غذا ہے بلکہ یہ ایک مفید اور شافی دوا بھی ہے۔

قدیم زمانے کا مشہور طبیب "بُقراط" (Hippocrates) ایک سو سات (۱۰۷) سال تک زندہ رہا۔ اس کے متعلق مشہور ہے کہ وہ ہمیشہ شہد کھاتا تھا۔ قدیمی یونان کے فلسفی اور معالج بھی شہد کو عمر بڑھانے والا مادہ مانتے تھے۔ رومن مؤرخ "پلوٹارک" (Plutarch) نے قدیمی برطانیہ کے لوگوں کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ ایک سو بیس (۱۲۰) برس کی عمر میں بوڑھا ہوا کرتے تھے اور اس کی بڑی وجہ شہد کا بھرپور استعمال تھا۔ "جالینوس" (Galenus) بھی شہد کو اکثر امراض کی بہترین دوا لکھتا ہے۔

فائدہ: قدیم "رگ وید" [39] میں اس کی بہت تعریف کی گئی ہے۔ "انجیل" میں بھی اکیس (۲۱) مرتبہ اس کا ذکر کیا گیا ہے دنیا کی قدیم رزمیہ نظموں (جنگ کے بیان پر مشتمل) اور لوک [40] کہانیوں کے سُورماؤں کو جنگ میں زخم لگتے تھے تو جادوگر انہیں مندمل کرنے (بھرنے) کے لئے سینکڑوں سال پُرانا شہد استعمال کراتے تھے۔

اللہ رب العزت نے اس کو ایک قوت بخش اور حیات بخش دوا کا رتبہ عطا فرمایا ہے۔

شہد میں سترہ فیصد (۱۷٪) پانی اور پچھتر فیصد (۷۵٪) شکر جنہیں لیویولوس (پھلوں والی شکر) اور ڈیکسٹروس (انگوری شکر) کہتے ہیں پائی جاتی ہیں۔ یہ شکر نہ صرف شہد میں مٹھاس پیدا کرتی ہیں بلکہ یہ تمام گنے کی شکر کی بہ نسبت زیادہ زُود ہضم و مقوی ٹانک ہیں۔ ہر عمر اور ہر موسم میں یکساں مفید ہے۔ یہ معدے کی اصلاح کرتا ہے، بھوک بڑھاتا ہے، قبض کشا ہے، مصفی خون ہے (خون صاف کرنے والا)، گہری نیند لاتا ہے، مقوی اعضاء رئیسہ ہے (اعضاء کے لیے قوت بخش)، رنگ نکھارتا ہے، عمر بڑھاتا ہے، دماغ اور نظر کو تیز کرتا ہے، حافظہ تیز کرتا ہے، دل اور پھیپھڑوں کے لئے مفید ہے، گلے وسینے کی جلن اور جوڑوں کے درد کے لئے مفید، زکام میں مفید ہے، چربی اور موٹاپا کم کرتا ہے، یہ ذیابیطس کے مریض کے لئے مفید ہے، سوجن اور جلے ہوئے پر لگانے سے آرام ملتا ہے۔

شہد جراثیموں کو مارتا ہے، زخموں، پھوڑوں اور پھنسیوں کو ٹھیک کرتا ہے چونکہ یہ دورانِ خون میں مکمل طور پر جذب ہو جاتا ہے۔ اس لئے محنت و تھکاوٹ کے اثرات دور کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ موسم گرما میں ٹھنڈے پانی میں اور موسم سرما میں نیم گرم پانی کے آدھے گلاس میں بڑا چمچہ شہد کا خوب حل کر کے پینے سے توانائی آجاتی ہے اور تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔ گرم دودھ میں شہد کا ایک چمچہ ڈال کر پینے سے بدن میں طاقت و توانائی اور چُستی آجاتی ہے۔ پانی میں ملا کر پینے سے ہچکی آنا بند ہو جاتی ہے نہار منہ شہد چاٹنا انتہائی مفید ثابت ہوتا ہے۔

---

39) (ہند) چار ویدوں یا آسمانی کتابوں میں سے ایک

40) (فلسفہ) وہ مقام جہاں لذّت اور الم نیکی اور بدی کے نتیجے کے طور پر تجربے میں آتے ہیں؛ مراد: وہ عالم جہاں نیکی و بدی کی سزا و جزا دی جاتی ہے.

اصلی ونقلی شھد کی پہچان: اصلی شہد کو شناخت کرنے کے بے شمار طریقے ہیں مثلاً:

(۱)پانی سے بھرے شیشے کے برتن میں شہد کے چند قطرے ٹپکائیں اگر یہ قطرے پانی میں جُوں کے توں سیدھے جاکر تہہ میں بیٹھ جائیں تو شہد خالص ہے اور اگر پھسل کر پانی میں مل جائیں تو یہ نقلی ہے۔

(۲)شہد کے قطرے لٹھے کے ایک کترن پر ایک دو لمحوں کے لئے رہنے دیں اگر اُٹھانے پر کترن سے بغیر دھبے کے پارے کی طرح اُٹھ جائے تو یہ شہد خالص ہے۔

(۳)آنکھ میں لگانے سے شہد کم لگے تو شہد ملاوٹی اور زیادہ لگے یعنی آنکھ میں زیادہ جلن پیدا کرے تو یہ شہد اصلی ہے۔

(۴)شہد کپڑے پر لگا کر جلائیں اگر چڑ چڑاہٹ نہ ہو تو اصلی ہے۔

(۵)زمین پر تھوڑا ڈال کر اور دیا سلائی جلا کر لگائیں اگر فوراً جل جائے تو شہد اصلی اور اگر دیر سے جلے تو نقلی ہے۔

(۶)اگر شہد گلے میں معمولی خراش پیدا کرے تو اصلی ہے۔

شھد کے فوائد: نھار منہ چاٹنے سے بلغم دور ہوتا ہے۔معدے کو صاف کرتا ہے اور فضلات دفع کرتا ہے، سدے (رکاوٹ) کھولتا ہے، معدے کو اعتدال پر لاتا ہے، دماغ کو قوت دیتا ہے، مثانہ کے لئے مفید ہے اور سنگِ مثانہ دور کرتا ہے۔ پیشاب کے بند ہونے کو کھولتا ہے، بھوک خوب لگاتا ہے۔

شھد کی مکھی کی سلامی: ایک مرتبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنگی سفر پر روانہ ہوئے۔ دورانِ سفر کھانا کھانے لگے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو فرمایا کسی کے پاس سالن ہے تو لے آئے تاکہ تمام مل کر کھانا کھالیں۔ تمام صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آج تو کسی کے پاس کچھ بھی نہیں۔ اسی اثناء میں شہد کی ایک مکھی کان کے پاس کھوں کھوں کرتی سُنائی دی۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ مکھی کیا کہتی ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہتی ہے ہمارے پاس بہت ساشہد ہے لیکن ہم اُٹھانے سے قاصر ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی دو آدمی بھیجیں تاکہ وہ شہد لیتے آئیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ اس مکھی کے پیچھے جائیں۔ مکھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک غار کے دروازے پر لے گئی جہاں ایک بہت بڑا چھتا شہد سے بھرا تیار تھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مرضی کے مطابق شہد حاصل کیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب کو تقسیم کیا۔ وہی مکھی دوسری بار حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر پر منڈلانے لگی صحابہ نے عرض کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اب یہ کیا کہتی ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اس سے دریافت کیا ہے یہ شہد کس طرح اکٹھا کرتی ہو؟ اس نے بتایا کہ ہم میں سے ایک سردار مکھی ہوتی ہے۔ تمام مکھیاں اس کے حکم سے پھلوں اور پھولوں سے رس چوس کر چھتے میں لاتی رہتی ہیں اور وہ اس پر درود پاک پڑھتی ہے اس درود پاک کی برکت سے تمام پھلوں، پھولوں کی تاثیر بدل کر شہد کی مٹھاس میں تبدیل ہوجاتی ہے۔[41] (شفاء القلوب، صفحہ ۲۳)

تبصرۂ اُویسی: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چونکہ ہر شئے پر نبی ہیں۔ شہد کی مکھی انہیں سے ہے اسی لئے سلامی کو حاضر ہوئی۔

---

[41] شفاء القلوب، ص92

(۲) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس شہد کی مٹھاس کا پوچھنا لاعلمی سے نہیں تھا بلکہ شہد کی مکھی سے اپنی شان کا اظہار اور اُمت کی آگاہی کے لئے تھا۔

(۳) درود شریف کے فضائل میں ایک فضیلت شہد ہے کہ اسے اتنے بڑے فوائد و فضائل نصیب ہوئے درود شریف سے۔

(۴) پہلے گزرا ہے کہ شہد کا مٹھاس مکھی کے عجز وانکسار سے ہوا۔ یہ ہمارے پیش کردہ عمل کے منافی نہیں اس لئے کہ اس کا عجز وانکسار رب تعالیٰ کو پسند کہ اس نے اسکے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف کو وسیلہ بنایا۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰے حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور۔ پاکستان

۴ محرم الحرام ۱۴۳۰ھ

مآخذومراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف / مؤلف	متوفی	مکتبہ
1	تفسير البيضاوى ،	ناصر الدين أبي الخير عبد الله بن عمر بن علي البيضاوي	685ھ	دار إحياء التراث العربي
2	تفسير البغوى	الحسين بن مسعود البغوي	516ھ	دار طيبة
3	تفسير روح البيان	إسماعيل حقي بن مصطفى الخلوتي/البروسوي	1127 ھ	دار الكتب العلمية. بيروت
4	صحيح البخاري	محمد بن إسماعيل البخاري الجعفي	256ھ	دار ابن كثير. سنة النشر: 1414هـ / 1993م
5	سنن الترمذي	محمد بن عيسى بن سورة الترمذي	279ھ	دار الكتب العلمية. بيروت
6	المصنف	أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني	211ھ	المجلس العلمي الهند
7	المعجم الكبير	الحافظ ابي القاسم سليمان بن احمد الطبراني	360ھ	مكتبة ابن تيمية. القاهرة
8	تهذيب اللغة	أبي منصور محمد بن أحمد الأزهري الهراوي	370ھ	دار الكتب العلمية. بيروت
9	حجة الله على العالمين في معجزات سيد المرسلين	يوسف بن اسماعيل النبهاني	1350 ھ	دار الكتب العلمية. بيروت
10	حجة الله على العالمين في معجزات سيد المرسلين(اردو)	يوسف بن اسماعيل النبهاني	1350 ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، داتا دربار روڈ، لاہور، پاکستان
11	حياة الحيوان الكبرى	كمال الدين محمد بن موسى بن عيسى/الدميري	808ھ.	دار الكتب العلمية. بيروت
12	شفاء القلوب	مصطفي العدوي		دار ماجد عسيري جدة. السعودية